فون نمبر ۹۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵	۲۳ ربیع الثانی ۱۳۹۱ھ، ۱۸ احسان ۱۳۵۰ش، ۱۸ جون ۱۹۷۱ء	نمبر ۱۳۹

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۷ احسان۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۱۶ احسان کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"آج حضور کو کچھ ضعف کی تکلیف رہی۔"

احباب جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) تحریر فرماتے ہیں:۔

بریڈ فورڈ (انگلستان) کی جماعت احمدیہ کے پریذیڈنٹ مکرم میر ضیاء اللہ صاحب پچھلے دنوں بہت بیمار رہے ہیں جس کی وجہ سے خاصے کمزور ہو گئے ہیں۔ آپ نہایت مخلص خادم سلسلہ ہیں۔ احباب سے ان کی کامل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کو ہفتہ تعلیم کا تفصیلی پروگرام بھجوا دیا گیا ہے تمام مجالس ۱۸ جون سے ۲۵ جون تک پروگرام کے مطابق ہفتہ تعلیم منائیں اور پھر اس کی رپورٹ مرکز میں ارسال کریں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

محمد راشد صاحب بی۔ اے آف کراچی کو ۹ جون ۱۹۷۱ء کو اللہ تعالیٰ نے پہلا بچہ عطا فرمایا۔ نومولود مکرم عبدالکریم صاحب آف جھنگ کا پوتا اور مکرم بدر سلطان صاحب اختر مراقب خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا نواسہ ہے۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی صالح اور با اقبال زندگی عطا فرمائے آمین۔

(عرفان احمد خان۔ ربوہ)

میری والدہ صاحبہ محترمہ ایک ماہ سے بہت بیمار ہیں خون کے دست آتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے کمزوری بے حد ہو گئی ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(شیخ نور الحق۔ ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دعا اُسی کو فائدہ پہنچا سکتی ہے جو خود بھی اپنی اصلاح کرنے اور خدا سے سچا تعلق قائم کرنے کی کوشش کرے

اگر انسان مقامِ رحمت سے خود ہی بھاگے تو رحمت اسے کہاں تلاش کرے گی

"پس اگر کسی کے لئے دعا کروں اور خدا تعالیٰ کے ساتھ اس کا معاملہ صاف نہیں۔ وہ اس سے سچا تعلق نہیں رکھتا تو میری دعا اس کو کیا فائدہ دے گی۔ لیکن اگر وہ صاف دل ہے اور کوئی کھوٹ نہیں رکھتا تو میری دعا اس کے لئے نور علیٰ نور ہوگی۔" (ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۶۹)

"دیکھو! نوحؑ کا بیٹا ہلاک ہوا۔ عیسیٰ علیہ السلام کے بھائی ہلاک ہوئے ان کو ایمان نصیب نہ ہوا۔ اسی طرح موسیٰؑ کا چچازاد بھائی تھا۔ اس کو کچھ فائدہ موسیٰؑ کے رشتہ سے نہ ہوا۔ دعا تو ہم کرتے ہیں مگر جب تک انسان خود سیدھا نہ ہو۔ دعا فائدہ نہیں کرتی اگر انسان رحمت کے مقام سے خود ہی بھاگے تو رحمت اُسے کہاں کہاں تلاش کرے گی۔" (ملفوظات ۵ صفحہ ۲۳)

"دعا کرانے والے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خوف اور خشیت کو مدنظر رکھے اور اس کے غنائے ذاتی سے ہر وقت ڈرتا رہے اور صلح کاری اور خدا پرستی اپنا شعار بنائے تقویٰ اور راستبازی سے خدا تعالیٰ کو خوش کرے۔ تو ایسی صورت میں دعا کے لئے باب استجابت کھولا جاتا ہے اور اگر وہ خدا تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے اور اس سے بگاڑ اور جنگ قائم کرتا ہے تو اس کی شرارتیں اور غلط کاریاں دعا کی راہ میں ایک سدّ اور چٹان ہو جاتی ہیں اور استجابت کا دروازہ اس کے لئے بند ہو جاتا ہے۔ پس ہمارے دوستوں کے لئے لازم ہے کہ وہ ہماری دعاؤں کو ضائع ہونے سے بچاویں اور ان کی راہ میں کوئی روک نہ ڈالیں جو ان کی ناشائستہ حرکات سے پیدا ہو سکتی ہے۔" (ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۱۰۱)

"دعا نہایت نازک امر ہے اور اس کے لئے شرط ہے کہ مستدعی اور داعی میں باہم مستحکم رابطہ ہو جائے کہ ایک کا درد دوسرے کا درد ہو جائے اور ایک کی خوشی دوسرے کی خوشی ہو جائے جس طرح شیر خوار بچہ کا رونا ماں کو بے اختیار کر دیتا اور اس کی چھاتیوں دودھ اُتار دیتا ہے ویسے ہی مستدعی کی حالت زار اور استغاثہ پر داعی سراسر رقت اور ہمت بن جاتے۔" (ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۳۲۴)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

کیا آپ پہلے سال کا وعدہ پُورا کر چکے ہیں؟

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی مبارک تحریک کو جاری ہوئے ایک سال گذر چکا ہے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے مخلصین کو اس میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ پہلے سال کے وعدے احباب کی بہت بڑی اکثریت نے پورے کر دئیے ہیں لیکن چند ایک دوست ایسے بھی ہیں جو اپنی مجبوریوں کی وجہ سے اپنے وعدہ کی رقم ابھی نہیں بھجوا سکے۔ ہر وعدہ کنندہ سے درخواست ہے کہ وہ جائزہ لیں کہ وہ اپنا اس سال کا وعدہ سو فیصدی پورا کر چکے ہیں۔ اگر نہیں تو اب اس میں مزید تاخیر نہ کریں۔ اور جلد رقوم بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ ربوہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۸ ر احسان ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے عہد خلافت میں جو بابرکت تحریکیں جاری فرمائیں اور جن کے خوشکن نتائج و ثمرات کا ہم اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے ہیں ان میں سے ایک تعلیم القرآن کی تحریک ہے جسے حضور نے اپنی خلافت کے ابتدائی ایام میں جاری فرمایا۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ دنیا آج جن مسائل میں الجھی ہوئی ہے اور جن مشکلات سے وہ دوچار ہے ان سب کا حل صرف اسی امر میں مضمر ہے کہ ہم قرآن حکیم سے راہ نمائی حاصل کریں اور اسے اپنے لئے مشعل راہ بنائیں۔ لیکن قرآنی تعلیمات اور اس کے حقائق و معارف کو سمجھنا ہر کسی کا کام نہیں لَا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ۔ اسے وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جو پاکباز زندگی رکھتے ہیں اور آسمانی تائید و نصرت کے حامل ہیں۔ موجودہ زمانہ کے مخصوص حالات و مسائل میں قرآن کریم ہماری جو راہ نمائی فرماتا ہے اسے پیش کرنا جماعت احمدیہ کا خاص طور پر فرض ہے کیونکہ آج دنیا کے پردے پر یہی وہ جماعت ہے جسے اللہ تعالیٰ کے ایک مامور اور اسلام کے ایک بطل جلیل (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے ذریعہ سے اور آسمانی تائیدات کی مدد سے قرآنی حقائق و معارف کا غیر معمولی علم دیا گیا ہے اور اسے اس امر پہ مامور کیا گیا ہے کہ وہ دنیا کو قرآن حکیم کی حقیقی تعلیم سے آگاہ کرے۔ اور اس طرح اس کی الجھنوں اور مشکلات کو دور کرنے میں اس کی راہ نمائی کا فریضہ سرانجام دے۔ اس لئے ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ احمدیہ کے الفاظ میں دنیا کو یہ بتائے کہ

۱۔ "قرآن کریم ہر ایک قسم کی تعلیم اپنے اندر رکھتا ہے۔ ہر ایک غلط عقیدہ یا بری تعلیم جو دنیا میں ممکن ہے اس کے استیصال کے لئے کافی تعلیم اس میں موجود ہے۔"

۲۔ "جیسے تمام کمالات متفرقہ جو انبیاء میں تھے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں جمع کر دیئے گئے اسی طرح تمام خوبیاں اور کمالات جو متفرق کتابوں تھے۔ وہ قرآن کریم میں جمع کر دیئے ہیں۔" (ملفوظات جلد اوّل)

قرآنی علوم کو عام کرنے کے لئے اور دنیا کو یہ بتانے کے لئے کہ قرآن کریم کس طرح اس کے دکھوں اور دردوں کا مداوا کرتا ہے۔ سب سے پہلی ضرورت یہ ہے کہ ہم خود دعائیں کرتے ہوئے قرآن کریم کو پڑھیں اس کا ترجمہ سیکھیں اور پھر اس کے مطالب کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اور اپنی زندگیوں میں ایسا تغیر پیدا کرنے کی کوشش کریں کہ ہمارا سینہ و دل قرآنی معارف کو اپنے اندر جذب کر سکے۔ یہی وہ ضرورت ہے جس کے تحت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو تعلیم القرآن کی طرف متوجہ کیا ہے اور فرمایا ہے:۔

"ہم پر واجب ہے کہ ہر احمدی مرد اور ہر احمدی عورت اور ہر احمدی بچہ ہر احمدی جوان اور ہر احمدی بوڑھا پہلے اپنے دل کو نورِ قرآن سے منور کرے۔ قرآن سیکھے قرآن پڑھے۔ اور قرآنی معارف سے اپنے سینہ و دل کو بھرے اور معمور کرے یہاں تک کہ نور مجسم بن جائے۔ قرآن کریم میں ایسا گم ہو جائے۔ قرآن کریم میں ایسا فنا ہو جائے کہ دیکھنے والوں کو اس کے وجود میں قرآن کریم کا ہی نور نظر آئے اور پھر وہ معلم اور استاد کی حیثیت سے تمام دنیا کے سینوں کو انوار قرآن سے منور کرنے میں ہمہ تن مشغول ہو جائے۔"

(الفضل ۲۔ اگست ۶۶ء)

قرآن کریم کی تعلیم کو عام کرنے کے لئے جماعت میں جو تحریکیں جاری ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ مختلف تعلیمی کلاسوں کے رنگ میں احمدی بچوں اور نوجوانوں کو قرآن کریم پڑھایا جاتا ہے اور انہیں اس کے مطالب سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں حال ہی میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس منعقد ہو چکی ہے۔ اب ۵ر جولائی کو نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) کے زیر اہتمام جماعت کی مرکزی "فضل عمر تعلیم القرآن کلاس" شروع ہو رہی ہے جو کہ ایک ماہ تک جاری رہے گی۔ اس مرکزی کلاس کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اس میں جماعت کے جید علماء حصہ لیتے ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی براہ راست نگرانی میں اس کا نصاب مقرر ہوتا ہے اور اس کے جملہ انتظامات طے پاتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف مواقع پر اس خواہش کا اظہار فرمایا ہے کہ چونکہ یہ کلاس مرکزی حیثیت رکھنے کی وجہ سے خاص اہمیت رکھتی ہے اس لئے تمام احمدی جماعتوں کو اس میں شامل ہونا چاہیئے اور کوئی ایک بھی جماعت ایسی نہیں رہنی چاہیئے جس کے موزوں اور مناسب نمائندے اس میں شامل نہ ہوں۔

اس کلاس کے انعقاد کے انتظامات شروع ہو چکے ہیں یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ اس میں شامل ہونے والوں کے لئے اسے زیادہ سے زیادہ مفید اور بابرکت بنایا جائے۔ ہم تمام احمدی جماعتوں سے بالخصوص امراء جماعت اور دیگر ذمہ دار عہدیداران سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنے اپنے ہاں سے زیادہ سے زیادہ مناسب اور موزوں نمائندگان بھجوانے کے لئے ابھی سے سرگرم عمل ہو جائیں تاکہ کوئی جماعت بھی ایسی نہ رہے جس کی اس میں موزوں نمائندگی نہ ہو۔ اس سلسلے میں حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ایک اہم ارشاد ذیل میں درج کیا جاتا ہے جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے نمائندے بھجواتے وقت اسے بھی ضرور ملحوظ رکھیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"ہمارا کوئی آدمی ایسا نہیں رہنا چاہیئے جو قرآن کریم نہ پڑھ سکتا ہو اور جسے اس کا ترجمہ نہ آتا ہو۔ اگر کسی شخص کو اس کے کسی دوست کا خط آجائے تو جب تک وہ اسے پڑھ نہ لے اسے چین نہیں آتا۔ اور اگر خود پڑھا ہوا نہ ہو تو یکے بعد دیگرے دو تین آدمیوں سے پڑھائے گا تب اسے یقین آئے گا کہ پڑھنے والے نے صحیح پڑھا ہے۔ لیکن کتنے افسوس کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کا خط آئے اور اس کی طرف توجہ نہ کی جائے۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ غرباء قرآن کریم پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں اور امراء اس کی ضرورت ہی نہیں سمجھتے حالانکہ جو شخص دنیاوی لحاظ سے کوئی علم رکھتا ہے یا امیر ہے اس کے لئے قرآن کریم کا پڑھنا زیادہ آسان ہے کیونکہ اس کو قرآن کریم کے پڑھنے کے زیادہ مواقع میسر آسکتے ہیں۔ میرے نزدیک ایسے لوگ جو کہ تعلیم یافتہ ہیں مثلاً ڈاکٹر ہیں وکیل ہیں بیرسٹر ہیں۔ انجینئر ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک زیادہ مجرم ہیں۔ کیونکہ وہ اگر قرآن کریم پڑھنا چاہتے ہیں۔ تو بہت آسانی سے اور بہت جلدی پڑھ سکتے تھے۔ پس ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے نزدیک زیادہ گنہگار ہیں۔ دوسرے لوگوں کے متعلق تو یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ ان کا حافظہ کام نہیں کرتا تھا۔ لیکن ان لوگوں کے دماغ تو روشن تھے اور حافظہ کام کرتا تھا۔ تبھی تو انہوں نے ایسے علوم سیکھ لئے۔ ایسے لوگوں سے اللہ تعالیٰ کہے گا کہ تمہیں دنیوی علوم کے لئے تو وقت اور حافظہ مل گیا۔ لیکن میرے کلام کو سمجھنے کے لئے نہ تمہارے پاس وقت تھا اور نہ ہی تمہارے پاس حافظہ تھا۔ ایک غریب آدمی کو تو دن میں دس بارہ گھنٹے اپنے پیٹ کے لئے بھی کام کرنا پڑتا ہے۔ لیکن باوجود اس کے وہ قرآن کریم پڑھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور ایک امیر آدمی یا ایک وکیل یا ایک بیرسٹر یا ایک ڈاکٹر جن کو چند گھنٹے کام کرنا پڑتا ہے ان کے لئے قرآن کریم پڑھنا کیا مشکل ہے۔ یہ سب سستی اور غفلت کی علامت ہے۔ اگر انسان کوشش کرے تو بہت جلد اللہ تعالیٰ اس کے لئے رستہ آسان کر دیتا ہے دوسری دنیا تو پہلے ہی دنیا کمانے میں منہمک ہے۔ اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتی۔ اگر ہماری جماعت بھی اسی طرح کرے تو کتنے افسوس کی بات ہو گی۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا علم و ہنر اور دوسری ایجادوں میں تو ترقی کرتی جا رہی ہے لیکن چونکہ قرآن کریم سے دور جا رہی ہے اس لئے وہی چیزیں اس پر تباہی اور بربادی لا رہی ہیں جب تک لوگ قرآن کریم کی تعلیمات کو نہیں اپنائیں گے جب تک قرآن کریم کو اپنا رہبر نہیں مانیں گے اس وقت تک چین کا سانس نہیں لے سکتے یہی دنیا کا مداوا ہے ہماری جماعت کو کوشش کرنی چاہیئے کہ دنیا قرآن کریم کی خوبیوں سے واقف ہو اور قرآن کریم کی تعلیم لوگوں کے سامنے بار بار آتی رہے تاکہ دنیا اس امن کے سایہ تلے آ کر امن حاصل کر سکے۔"

(مشعل راہ ص ۵۳۲)

حسین یادوں کے نہ مٹنے والے نقوش

نواب اکبر یار جنگ بہادر مرحوم کے حسن سلوک اور تعلق خاطر کا ذکر خیر

از میاں عبدالرحیم صاحب خالد بیرسٹر ایٹ لاء مالیر کوٹلہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہ دسمبر ۱۹۷۰ء میں چند دنوں کے لئے میں اپنے بزرگوں عزیزوں اور دوستوں سے ملنے ربوہ گیا تھا اس موقعہ پر مکرم سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدرآبادی جن سے میرے پرانے دوستانہ مراسم ہیں اکثر ملاقات ہوا کرتی تھی اور موضوع گفتگو بالخصوص سابق ریاست حیدرآباد کی شاندار اور ناقابل فراموش تہذیب و تمدن اور وہاں کی بعض لائق احترام ہستیوں کے حسن اخلاق اور دیگر قابل تقلید خوبیوں کا ہوا کرتا تھا۔ ان صحبتوں میں سے جناب مولوی غلام اکبر خان صاحب مرحوم المخاطب بہ نواب اکبر یار جنگ بہادر سابق ہوم سیکرٹری جج حیدرآباد ہائیکورٹ کا بالخصوص ذکر ہوتا سیٹھ صاحب موصوف کی تحریک اور اصرار پر میں فی الحال نواب صاحب ممدوح کے قابل رشک محاسن اعلیٰ اخلاق اور ان کی بے مثال مہمان نوازی کی چند نہ مٹنے والی یادیں بطور ہدیہ تشکر و عقیدت پیش کر رہا ہوں۔

حیدرآباد میرے زمانہ ملازمت (۱۹۲۹-۳۱ء) میں ایک عجیب مقام تھا۔ لوگ کیسے میٹھے خوش اخلاق نرم گفتار۔ مہمان نواز مہذب شائستہ اور لحاظ و مروت کے پتلے تھے۔ میری جوانی کا زمانہ تھا جس طرف نظر اٹھتی تھی۔ شگفتگی و انبساط کے منظر دکھائی دیتے تھے۔ جس سے ملاقات ہوتی اس سے مل کر دل باغ باغ ہو جایا کرتا تھا۔ دل آج بھی ان پر لطف صحبتوں اور اس دلکش ماحول کا متلاشی ہے

میں ۱۹۳۰ء میں بمبئی سے پونا ہوتا ہوا سکندرآباد پہنچا جہاں سیٹھ علی محمد صاحب ایم اے (ایڈنبرا) جو حضرت سیٹھ عبداللہ بھائی الہ دین رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں رہا کرتے تھے وہ میرے قیام انگلستان کے زمانے میں مسجد لندن کے مکان میں رہا کرتے تھے اور اس وقت ان کی عمر ۱۷-۱۸ سال کی تھی اور میں انہیں پیار سے [illegible] کے نام سے پکارا کرتا تھا۔ میں نے انہیں پونا سے تار دی تھی کہ فلاں تاریخ پہنچ رہا ہوں اور یہ کہ آپ کے ہاں ٹھہروں گا جب ٹرین سکندرآباد ریلوے اسٹیشن پر رکی تو پلیٹ فارم پر سیٹھ عبداللہ بھائی صاحب مولانا عبدالرحیم صاحب نیر اور سیٹھ شفیع محمد صاحب موجود تھے اور نواب اکبر یار جنگ بہادر کی موٹر کار اسٹیشن کے باہر میرے لئے منتظر کھڑی تھی۔ بعد ملاقات ہر دو سیٹھ صاحبان تو پہلے رخصت ہو گئے اور مولانا نیر صاحب اور میں نواب صاحب مرحوم کی موٹر میں سیٹھ صاحبان کے مکان پر بعد میں پہنچے جہاں ناشتہ کا انتظام تھا۔ اس وقت مولانا نیر صاحب نے مجھے بتلایا کہ میرے لئے نواب اکبر یار جنگ کے ہاں ٹھہرنے کا انتظام ہے۔ میں اس وقت تک نواب صاحب سے بالکل ناواقف تھا۔ اسلئے وقتی طور پر کچھ گھبرایا اور اس گومگو اور شش و پنج کی حالت میں مولانا نیر صاحب کے ساتھ نواب صاحب کے در دولت پر پہنچا۔ اس وقت وہ اپنے زیب بازار کے مکان کے ڈرائنگ روم میں تشریف رکھتے تھے۔ مولانا نیر صاحب نے میرا ان سے تعارف کرایا۔ پڑھا بھی ہے اور سنا بھی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بڑے مہمان نواز تھے اور جب کبھی کوئی مہمان آپ کے ہاں آتا تو آپ فوراً دنبہ ذبح فرماتے نواب صاحب کے ہاں بھی کچھ ایسا ہی مہمان نوازی کا نمونہ مجھے نظر آیا مجھ سے مل کر ان کے چہرے پر خوشی اور انبساط کے ایسے آثار نمایاں ہوئے کہ گویا مجھ مہمان سے مل کر انہیں سب کچھ مل گیا ہے۔ بڑے التفات سے پیش آئے۔ ملازم کو بلایا اور اپنے داماد سردار فضل حق خان (ناظم عدالت ضلع) کو طلب کیا وہ فوراً آ گئے اُن سے کہا کہ اوپر کے کمرے میں خالد صاحب کا سامان اپنی نگرانی میں رکھوا دو۔ اور ملازم سے ارشاد فرمایا کہ میرے آرام کا ہر طرح خیال رکھے۔

نواب صاحب کے مکان کے بغل میں ایک خوبصورت اور سرسبز خانہ باغ تھا۔ جس کے درمیان چپس (Chips) سے بنا ہوا چبوترا تھا۔ ایک فوارہ عجیب رعنائی سے پانی بکھیرتا اور چبوترہ کے ارد گرد پانی بہتا رہتا تھا۔ ہر شام اس چبوترے پر کرسیاں بچھ جاتی تھیں اور شام کو ملاقات کے لئے آنیوالے لوگوں سے نواب صاحب وہیں ملا کرتے تھے۔ پہلی شام میں بھی وہاں پہنچا۔ اس وقت تک ملنے والوں میں سے کوئی نہیں آیا تھا اور نواب صاحب کے ساتھ میں ہی تنہا تھا وہ وقت مجھے کبھی نہیں بھولا۔ نواب صاحب نے فرمایا کہ میں قائم گنج (یو۔پی) سے حیدرآباد صرف سات روپیہ لے کر آیا تھا۔ بعد میں میں نے سات سات ہزار سے بھی زائد کمائے ہیں۔ اس میں شرم کی کیا بات ہے اگر تمہیں روپیہ پیسے کی ضرورت ہو تو بلادریغ مجھ سے لے لیا کرو۔ میں نے ایسے الفاظ کسی اجنبی سے پہلے کبھی نہیں سنے تھے اس لئے میں بے حد گھبرایا میری اس حالت بے چینی کو آپ نے فوراً بھانپ لیا اور اپنا سلسلۂ کلام بدل دیا۔ نواب صاحب کے مجھ سے یہ بات کہنے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ انہیں اس امر کا علم ہو گیا تھا کہ میں اپنے والدین سے اجازت لئے بغیر حیدرآباد چلا گیا تھا۔ میرے والد محترم (حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ) کا اصرار تھا کہ میں وکالت ہی کروں لیکن مجھے اس سے زیادہ دلچسپی نہ تھی یہ طویل قصہ ہے جس کے بیان کرنے کی یہاں ضرورت نہیں ہے۔ نواب صاحب سے گفتگو جاری تھی کہ مولانا نیر صاحب حسب وعدہ آ گئے اور میں نے ان کی موجودگی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا خط جو میرے متعلق تھا۔ نواب صاحب کو دیا۔ پڑھنے کے بعد فرمانے لگے کہ اب میرا زیادہ فرض ہو گیا ہے کہ میں آپ کی زیادہ سے زیادہ خدمت کروں۔ اس کے ساتھ فرمایا کہ یہاں ملکی اور غیر ملکی کا مسئلہ کچھ پیچیدہ اور دشوار سا ہے ویسے جو مجھ سے ہو سکے گا۔ اس سے دریغ نہ ہوگا۔ البتہ اگر کسی چوٹی کے انگریز افسر کا سفارشی خط مل سکے تو معاملہ کو آگے بڑھانے میں آسانی رہے گی۔

نواب صاحب کے اس ارشاد نے مجھے یہ بات یاد دلائی کہ ۱۹۲۷ء میں میں مشرقی افریقہ گیا تھا۔ اس وقت وہاں یورپین اور ایشیائیوں بالخصوص ہندوستانیوں میں بڑا تنازعہ تھا اور اس کے حل کے لئے برطانوی حکومت نے لی کمیشن ([illegible]) کو وہاں بھجوایا تھا جس کے ایک ممبر جارج شسٹر تھے۔ انڈیا کی نمائندگی علاوہ ایک سول سروس کے اعلیٰ عہدہ دار کے کنور مہاراج سنگھ (جو اس زمانہ میں بنارس کے کمشنر اور بعد میں بمبئی کے گورنر ہوئے) کر رہے تھے۔ کنور صاحب مہاراجہ کپورتھلہ کے ایسے ہی قریبی عزیز تھے جیسے کہ ہم نواب صاحب مالیر کوٹلہ کے ہاں ریاست کے لوگوں میں آپس میں تعلقات ہوا کرتے تھے۔ چنانچہ کنور صاحب میرے چچا سر ذوالفقار علی خان کے قریبی دوستوں میں سے تھے۔ چنانچہ جب میں مشرقی افریقہ میں کنور صاحب سے ملا تو وہ نہ صرف مجھ سے بڑی شفقت سے پیش آئے بلکہ میرا تعارف کمیشن کے دوسرے ممبران سے بھی کروا دیا تھا جن میں سے ایک سر جارج شسٹر بھی تھے۔ جو میری آمد حیدرآباد کے وقت گورنر جنرل آف انڈیا کی ایگزیکٹو کونسل میں فنانس ممبر کے عہدہ پر فائز تھے۔ جب نواب اکبر یار جنگ نے مجھ سے کسی چوٹی کے انگریز کے سفارشی خط کا ذکر کیا تھا تو میرا ذہن فوراً ان کی طرف گیا اور میں حیدرآباد سے شملہ آیا جہاں ان دنوں میرے والد محترم جمعہ کاسل میں رہائش رکھتے تھے۔ میں سر جارج سے ملا اور انہوں نے مجھے سر چینوکس ٹرنچ ریونیو منسٹر حکومت حیدرآباد کے نام سفارشی کا خط لکھ دیا۔ ان دنوں حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ بھی جماعت کے کسی کام پر شملہ آئے تھے اور ان کے حسن توسط سے لارڈ ارون (وائسرائے ہند) کے پرائیویٹ سیکرٹری سر جارج کننگھم کی برطانوی ریذیڈنٹ مقیم حیدرآباد کے نام سفارشی چٹھی مجھے ملی۔ ان دونوں کے علاوہ سر مرزا محمد اسمٰعیل (دیوان ریاست میسور) نے سر امین جنگ (صدر المہام پیشی حضور نظام) اور سر ڈاکٹر محمد اقبال نے حیدرآباد کے وزیر اعظم سر یمین السلطنت مہاراجہ کشن پرشاد بہادر کے نام تعارفی خطوط مجھے لکھ دیئے تھے میں ان سارے خطوط کو لیکر حیدرآباد واپس پہنچا اور نواب اکبر یار جنگ کو دکھلائے وہ بہت خوش ہوئے اور اپنے اس خیال کا اظہار فرمایا کہ اب کسی اچھی خدمت کے حصول کے امکانات زیادہ روشن ہو گئے ہیں نواب صاحب نے میری ملازمت کے معاملہ کو بڑی شفقت اور پوری تندہی کے ساتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور ان کی کوششوں سے اعلیٰ حضرت حضور نظام نے اپنے ایک فرمان کے ذریعہ مجھے نہ صرف ملکی بلکہ عمر کی قید سے بھی مستثنیٰ قرار دے دیا۔ سر چینوکس ٹرنچ اگرچہ صرف ریونیو منسٹر تھے مگر اثر و رسوخ کے لحاظ سے حیدرآباد میں اس زمانے میں بے تاج بادشاہ تھے۔ انہوں نے مجھے اپنی کوٹھی پر بلایا اور دریافت کیا کہ میں کس محکمہ میں ملازمت چاہتا ہوں بعد گفتگو طے پایا کہ میرے لئے عدالت کا محکمہ زیادہ

سوز دل رہے گا۔ ایکدن نواب اکبر یار جنگ نے مجھے بتلایا کہ نظام کی کونسل کے سب وزراء میرے معاملہ میں ہمدردی سے غور کر رہے ہیں اور مجھے یقین دلایا کہ جلد ہی کسی اچھی خدمت پر میرا تقرر ہو جائے گا۔

یہ میری بدقسمتی کہیے یا اتفاق کہ انہی دنوں میں کسی سرکاری کارروائی کے سلسلہ میں نواب اکبر یار جنگ کا جو اس زمانے میں ہوم سیکرٹری تھے سر چیونکس ٹرنچ سے اختلاف ہو گیا اور وہ نواب صاحب سے ناراض ہو گئے تھے اس زمانے میں کسی انگریز سے بالخصوص اس حالت میں کہ وہ اعلیٰ افسر بھی ہو اختلاف کی جرأت نواب صاحب جیسے صاحب کردار شخص ہی کر سکتا تھا۔ ان دونوں کے اختلاف سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بعض ملکی افسروں نے سر چیونکس کو باور کروایا کہ خالد نواب صاحب کا آدمی ہے اور ان ہی کے ہاں قیام پذیر ہے چنانچہ سر چیونکس نے جو کئی مرتبہ صدر المہام عدالت نواب سلطنت الدولہ سے میری سفارش کر چکے تھے اُن سے کہا اب انہیں میری ملازمت کے معاملہ میں کوئی خاص دلچسپی باقی نہیں رہی ہے یہ صورت حال میرے لئے پریشانی اور تشویش کا باعث تھی لیکن نواب صاحب نے یہ کہہ کر مجھے تسلی دی کہ اب تمہاری ملازمت کا معاملہ کافی آگے بڑھ چکا ہے اسلئے اب انکار تو نہیں ہو سکتا البتہ جس بڑی خدمت کا انتظام زیر غور تھا شاید اب وہ نہ مل سکے اس سلسلہ میں نواب صاحب نے اپنے اس خیال کا بھی مجھ سے اظہار کیا کہ کسی سب ججی اور فرسٹ کلاس مجسٹریٹی پر پہلے منصرمانہ (قائمقامی) تقرر ہو گا اور بعد میں میں مستقل کر دیا جاؤں گا نواب صاحب کا یہ خیال درست ثابت ہوا اور دو تین منصرمیوں کے بعد ایک سال کے اندر مجھے میری ملازمت سب ججی اور مجسٹریٹی پر مستقل کر دیا گیا تھا۔

حیدرآباد میں تمام عدالتی کارروائی اردو میں ہوا کرتی تھی۔ اس کا اس قدر لحاظ رکھا جاتا تھا کہ میر عالم علی خان (نواب عالم جنگ) جو بعد میں چیف جسٹس حیدرآباد ہائی کورٹ ہوئے۔ انہوں نے اپنی ملازمت کے اوائل میں اپنا ایک فیصلہ انگریزی میں تحریر کر دیا تھا ہائی کورٹ نے نہ صرف اس کو نامنظور کر دیا بلکہ ان کی اس جرأت پر تنبیہ بھی کی تھی اور ہدایت کی تھی کہ وہ فیصلہ دوبارہ اردو میں لکھیں۔ چونکہ میں نے قانون انگلستان میں پڑھا تھا۔ اور یوں بھی میں پنجابی تھا۔ اس لئے اردو میں فیصلہ لکھنے میں مجھے خاصی دشواری پیش آئی۔ مجھے پہلے منصرمی "لاتور" میں ملی۔ نواب اکبر یار جنگ نے مجھے کئی ایک سفارشی خطوط "لاتور" کے ضلع عثمان آباد کے حکام کے نام لکھ دیئے ان میں سے ایک خط سراج الدین خان کلکٹر اور دوسرا حیات الحسن ڈسٹرکٹ جج کے نام تھا۔ بالخصوص ضلع کے ان حکام نے میرا ہر طرح کا خیال رکھا اور میں جب اختتام منصرمی پر حیدرآباد واپس لوٹا تو میں نواب صاحب کے روبرو اپنی اردو سے ناواقفی اور کچھ اپنی نالائقی پر رویا دھویا اور ان سے کہا کہ یہ ملازمت مجھ سے نہ ہو سکے گی اللہ اللہ کس قدر ہمدرد اور شفیق وہ شخص تھا۔ کتنے پیار اور کتنی محبت سے مجھے سمجھایا کہ گھبرانے اور دل برداشتہ ہونے کی کوئی بات نہیں ہے۔ ہر نئے آفیسر پر یہ بیتی ہے تم جلد اردو لکھنا سیکھ جاؤ گے اور کام کی نوعیت کو بھی سمجھ جاؤ گے اور کہا کہ میری قانونی انگلش اور اردو لائبریری میرے داماد فضل حق خان کے ہاں ہے تم روزانہ وہاں جا کر دو تین گھنٹے اسٹڈی کر لیا کرو چنانچہ میں وہاں جاتا رہا۔ ڈھائی ماہ بعد نواب صاحب نے مجھ سے کہا کہ اس عرصہ میں تم نے قانون کی کچھ مہارت حاصل کر لی ہو گی۔ اس خیال سے میں نے تمہارے لئے عثمان آباد میں ایک دوسری منصرمی کا انتظام کروا دیا ہے۔ تیاریٔ سفر کے لئے ایک ہفتہ کی مجھے مہلت ملی اور نواب صاحب نے اس دوران میں ہر شام کھانے کے بعد مجھے پڑھانا شروع کیا۔ میری اس تدریس کے زمانے میں ایک دن مرزا فرحت اللہ بیگ (اردو کے مشہور ادیب اور ہائی کورٹ کے جج) جو اس زمانے میں نواب صاحب کی ماتحتی میں ڈپٹی ہوم سیکرٹری تھے نواب صاحب سے ملنے آئے اور جب ہم کو اس حال میں دیکھا تو کہا کہ کیا درس و تدریس ہو رہی ہے تو نواب صاحب نے فرمایا کہ یہ بیچارے ایک دفعہ منصرمی کر کے بہت پریشان ہو کر آئے ہیں اور کافی دل برداشتہ ہیں۔ چاہتا ہوں کہ اس دفعہ ان کو ایسی مایوسی کا سامنا نہ کرنا پڑے تو مرزا صاحب نے کہا کہ انہیں میرے ہاں بھی بھجوا دیا کیجئے اور کہا کہ مجھے یقین ہے کہ آئندہ ان کو مایوسی نہ ہو گی۔ چنانچہ میں ان کے ہاں بھی جاتا رہا یہاں اس امر کا ذکر بے محل نہ ہو گا کہ مرزا فرحت اللہ بیگ کی حضرت اماں جانؓ (ام المومنینؓ) سے نہایت قریبی عزیزداری تھی اور جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ۱۹۳۸ء میں حیدرآباد تشریف لے گئے تھے تو انہوں نے آپ کی نہایت پرتکلف اور شاندار دعوت کی تھی۔

مذکورہ اس ایک ہی واقعہ سے نواب اکبر یار جنگ کی ہمدردی اور شفقت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ بہرحال جب میں عثمان آباد گیا تو نواب صاحب کے درس و تدریس کی وجہ سے میں تقریباً ایک سال تک خود اعتمادی کے ساتھ وہاں کام کرتا رہا۔ میری اس منصرمی کے زمانہ میں نواب صاحب ہوم سیکرٹری کے عہدے سے ہائی کورٹ کی ججی پر دوبارہ فائز ہو گئے تھے اور ان کے کورٹ میں میرے صادر کردہ بعض فیصلوں سے ناراضگی پر نگرانیاں کی گئی تھیں اور جب میں اپنی منصرمی کے اختتام پر حیدرآباد واپس آ کر نواب صاحب سے ملا تو نواب صاحب نے اپنی خوشی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ میں تمہارے کام سے مطمئن ہوں اس لئے میں نے چیف جسٹس کو اس امر پر آمادہ کر لیا ہے کہ تمہیں پھر منصرمی پر بھجوا دیا جائے اور دو تین ماہ بعد مستقل کر دیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اس کے علاوہ نواب صاحب کی توجہ اور کوشش سے میرا زمانہ وکالت بھی میری ملازمت کے زمانہ میں محسوب کیا گیا جس کی وجہ سے میرے گریڈ میں بھی اضافہ ہوا۔ اس کے علاوہ بیرسٹر ہونے کی بنا پر میری تنخواہ میں مزید اضافہ منظور کرا دیا۔ سرسلہ جہاں میرا یہ تقرر ہوا تھا وہاں سب جج علاوہ مجسٹریٹ ہونے کے سب رجسٹرار بھی ہوا کرتا اور سب رجسٹرار کو اس کام کا معاوضہ سرکاری رسوم (فیس) کا تیسرا حصہ بھی حکومت کا منظور کردہ تھا اس مد سے بھی مجھے کافی آمد ہو جاتی تھی۔ اس طرح اگرچہ میں جونیئر آفیسر تھا لیکن میری تنخواہ اتنی تھی کہ مستقل ہونے پر میں نے اپنی سواری کے لئے شورلیٹ کار خرید لی تھی۔

مجھے جب بھی چھٹیاں ملا کرتی تھیں تو میں حیدرآباد جا کر نواب صاحب کے ہاں ٹھہرا کرتا تھا ان کے ہاں جاتے اور ٹھہرتے ہوئے مجھے یوں محسوس ہوتا تھا کہ میں اپنے والد کے ہاں اپنے حق کے طور پر جب چاہوں جاؤں اور ٹھہروں۔ اور ان کا سلوک بھی شفیق باپ ہی کا ہوتا تھا وہ نہایت کشادہ پیشانی اور محبت کے ساتھ اپنے پاس بٹھلاتے اور کھانے اور میرے آرام کا بہتر سے بہتر انتظام کرواتے ایک مرتبہ میں بجائے ان کے ہاں ٹھہرنے کے حیدرآباد کے ایک معروف ہوٹل ویکاجی میں ٹھہرا اور وہاں سے نواب صاحب کے ہاں ملنے گیا۔ بعد ملاقات جب میں اٹھنے لگا تو کہنے لگے کہ کھانا نہیں کھاؤ گے قبل اس کے کہ میں جواب دیتا ان کے کسی عزیز نے کہہ دیا کہ اس دفعہ یہ ہوٹل میں ٹھہرے ہیں۔ یہ بات سن کر ان کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور کبیدہ خاطری کے ساتھ فرمایا کہ ہاں یہ صاحب بہادر ہیں۔ ہمارا دیسی کھانا ان کو کہاں پسند آتا ہے۔ ان کے چہرے کی حالت دیکھ کر اور ان کے ان الفاظ پر مجھے بڑی شرمندگی ہوئی اور میں نے معذرت کی اور کہا کہ میں اب یہاں سے نہیں جاؤں گا اور کھانا بھی کھاؤں گا۔ ان کا دل آئینہ کے طور پر صاف و شفاف تھا میرے جواب پر ان کی کبیدہ خاطری یکدم دور ہو گئی اور ان کا چہرہ خوشی سے تمتما اٹھا اور اپنے موٹر ڈرائیور کو اسی وقت بھیج کر میرا سامان ہوٹل سے منگوا لیا۔

ڈاکٹر ذاکر حسین خان مرحوم صدر جمہوریہ ہند جو حال ہی میں دہلی میں فوت ہوئے ہیں وہ نواب اکبر یار جنگ کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ وہ ایک مرتبہ بحیثیت صدر جامعہ ملیہ دہلی حیدرآباد آئے اور نواب صاحب کے ہاں ٹھہرے۔ ان دنوں میں بھی نواب صاحب کے ہاں بطور مہمان ٹھہرا ہوا تھا۔ نواب صاحب نے ڈاکٹر صاحب کو اس برآمدے میں ٹھہرایا جو میرے کمرے اور نواب صاحب کے دفتر کے درمیان تھا اور مجھ سے نہیں کہا کہ میں چند دنوں کے لئے ان کے بھائی اور ملک کی ایک عظیم المرتبت شخصیت کیلئے کمرہ خالی کر دوں اس انتظام پر ڈاکٹر صاحب نے بھی بالکل برا نہ منایا اور وہ کئی دنوں تک اسی برآمدے میں ٹھہرے رہے اور مجھ سے نہایت اخلاق اور انتہائی فروتنی سے ملتے رہے۔ اس واقعہ سے دونوں ہستیوں کے اعلیٰ اخلاق اور بلند حوصلگی کا واضح ثبوت ملتا ہے۔ ایک نے اس میں اپنی کوئی سبکی محسوس نہ کی۔ اور دوسرے نے اپنے ایک مہمان کی عزت افزائی کو اپنے نہایت قریبی عزیز پر مقدم رکھا۔

نواب صاحب کو اپنے مہمانوں کے کھانے پینے کی عادات کا اس قدر خیال رہتا تھا کہ میری مہمانی کے ابتدائی دور میں اس علم کی بنا پر کہ میں مرچ نہیں کھاتا ہوں اس امر کا بالالتزام اہتمام ہوتا تھا اور علاوہ دوسری ڈشوں کے ایک بے مرچ کی ڈش میرے لئے تیار کروائی جاتی اور اپنی طویل ملازمت کے زمانے میں جب بھی میں حیدرآباد گیا تو ان کے ہاں ہی ٹھہرا کرتا تھا اور بغیر یاد دہانی کے یہ بے مرچ کی ڈش بھی آیا کرتی تھی۔

(باقی)

تصحیح

الفضل میں سائنس بلاک کا چندہ ادا کرنے والی فہرست میں غلطی سے ایک نام کے ساتھ مرحومہ چھپ گیا ہے۔ حالانکہ خدا کے فضل سے وہ بقید حیات ہیں۔ اصل نام اسی طرح ہے

منصورہ خان اہلیہ عبداللہ خان

از طرف والدہ محترمہ ۔ ۔ ۔ ۰۰ ۔ ۱۰۰

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

اسلام آباد ۱۶ جون۔ سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کو آئندہ ایک سال کے دوران عوامی جمہوریہ چین سے سات کروڑ ڈالر کی مالیت سامان ملے گا۔ اس سامان کا بیشتر حصہ مشرقی پاکستان میں تعمیر نو کی سرگرمیوں اور بحالیاتی کاموں پر صرف کیا جائیگا پاکستان نے مطلوبہ سامان کی فہرست چینی حکام کے حوالے کر دی ہے۔ ان ذرائع نے کہا ہے کہ چین نے چوتھے پنج سالہ منصوبہ کے دوران پاکستان کو ۲۰ کروڑ ڈالر (تقریباً ایک ارب روپے) کی امداد دینے کی پیشکش کی تھی سات کروڑ ڈالر کے سامان کی امداد اس کی پہلی قسط ہوگی۔ پاکستان اس امداد کو کسی بھی نوعیت کی اشیاء کی خریداری پر صرف کر سکتا ہے۔

لاہور ۱۶ جون۔ مشرقی پاکستان کے گورنر لفٹننٹ جنرل ٹکا خان نے کہا ہے کہ یہ فیصلہ کرنے کے صرف صدر یحیٰی خان مجاز ہیں کہ اقتدار کب اور کیسے منتقل کیا جائے گا۔ وہ لاہور سے راولپنڈی روانہ ہونے سے قبل ہوائی اڈہ پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے اخبار نویسوں کے ایک سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ مشرقی پاکستان میں میرا کام یہ ہے کہ حالات معمول پر آجائیں۔ اقتدار کی منتقلی کے بدلے میں فیصلہ کرنا صدر مملکت کا کام ہے جہاں تک مشرقی پاکستان کی صورتحال کا تعلق ہے وہاں امن بحال ہو چکا ہے۔ امن کمیٹیاں زندگی بحال کرنے میں مارشل لاء حکام سے تعاون کر رہی ہیں۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ مشرقی پاکستان میں سیاسی سرگرمیوں پر پابندی عائد ہے ہمیں سیاسی پارٹیوں کے بارے میں کوئی علم نہیں۔

لندن ۱۶ جون پاکستان میں وفاقی نظام قائم کیا جائے گا۔ اور اس سلسلہ میں صدر یحیٰی اپنے منصوبہ کا اعلان اس ماہ کریں گے اس بات کا انکشاف پاکستان کا دورہ کرنے والے برطانوی پارلیمانی وفد کے ایک رکن نے کیا ہے۔ صدر یحیٰی نے وفد کے ارکان کو بتایا کہ کالعدم عوامی لیگ کے لیڈر پاکستان کی سالمیت کو پارہ پارہ کرنے پر تلے ہوئے تھے حتی کہ انہوں نے مجھے قتل کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔ صدر پاکستان نے کہا کہ ہم ان تمام پاکستانیوں کو واپس لینے کو تیار ہیں جو سرحد پار چلے گئے ہیں۔ لیکن ہم پناہ گزینوں کے بھیس میں بھارتی باشندوں کو ہرگز قبول نہیں کریں گے انہوں نے کہا کہ پناہ گزینوں کے سلسلہ میں ہم تمام بین الاقوامی اداروں سے تعاون کرنے کو تیار ہیں۔

اٹاوہ ۱۶ جون۔ کینیڈا کے وزیر خارجہ نے بھارتی وزیر خارجہ سردار سورن سنگھ کی اس درخواست کو مسترد کر دیا ہے کہ کینیڈا پاکستان کو کوئی امداد نہ دے جس سے پاکستان کی حکومت مضبوط ہو۔ وزیر خارجہ کینیڈا نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ کینیڈا نے پاکستان کو جن منصوبوں کے لئے امداد دینے کا وعدہ کیا ہے وہ خالص ترقیاتی نوعیت کے ہیں۔

قاہرہ ۱۶ جون۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر انور سادات نے واشگاف الفاظ میں اعلان کیا ہے کہ چاہے کچھ بھی ہو مصر پاکستان کے اتحاد اور سلامتی کی حمایت جاری رکھے گا۔ پاک بحریہ کے کمانڈر انچیف وائس ایڈمرل مظفر حسن سے ملاقات کے دوران انہوں نے صدر یحیٰی کے لئے دوستی اور خیر سگالی کے جذبات کا اظہار کیا۔ انہوں نے صدر پاکستان کے اس اعلان کا خیر مقدم کیا کہ وہ ملک کے مستقبل کے لئے سیاسی منصوبہ کا اعلان کریں۔

واشنگٹن ۱۶ جون۔ امریکی سینیٹر لائن چائنز نے جو سینیٹ کی زرعی کمیٹی کے رکن بھی ہیں امید ظاہر کی ہے کہ پاکستان جنوب مشرقی ایشیا میں امن قائم رکھنے میں اہم کردار ادا کرتا رہے گا۔ انہوں نے توقع ظاہر کی کہ امریکہ ہمیشہ پاکستان سے دوستانہ تعلقات اور باہم اشتراک کا رشتہ قائم رکھنا چاہتا ہے۔

درخواست دعا

میرے بڑے بھائی مظفر احمد مرزا ابن مرزا رحمت اللہ بیگ سابق ڈپٹی ڈائریکٹر) لیکچرار انجنیئرنگ یونیورسٹی لاہور نے امسال اس یونیورسٹی سے ایم ایس سی انجنیئرنگ کا امتحان اعلیٰ فرسٹ کلاس حاصل کر کے پاس کیا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کامیابی کو دین و دنیا کے لئے باعث خیر و برکت بنائے۔ آمین۔

منور کامران
مینیجنگ ڈائریکٹر۔ نیو موٹرز (NEW MOTORS)
B. 67 گلبرگ ۔ لاہور۔

اعلانات نکاح

۱۔ بتاریخ ۶ جون بروز اتوار ڈاکٹر کیپٹن محمد سلیمان اسمٰعیل ابن مکرم میجر محمد اسماعیل صاحب بھاگلپوری ایم اے کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ عقیلہ پروین صاحبہ ایم اے بنت مکرم ظہیر محمد خان صاحب آف بٹالہ بعوض مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر مکرم مولوی نصیر احمد صاحب ناصر ایم اے مربی سلسلہ نے کیا۔

۲۔ نیز بتاریخ ۹ جون بروز بدھ عزیزہ عاصمہ اسمٰعیل ایم اے بنت مکرم میجر اسماعیل صاحب کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم میجر لئیق احمد صاحب ملک ابن مکرم ظہیر محمد خان صاحب بعوض مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر مکرم مولوی نصیر احمد صاحب ناصر ایم اے مربی سلسلہ نے کیا۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں رشتوں کو جانبین کے لئے بہر صورت خیر و برکت کا موجب بنائے آمین۔

(قیصر احمد قریشی ۔ ۹۔۴ الیف ۔ ماڈل ٹاؤن ۔ لاہور)

۳۔ عزیزہ فرخندہ منظور ایم ایس سی بنت میاں منظور احمد صاحب مالک بولان ریڈیو راولپنڈی کا نکاح ہمراہ عزیزم خالد ملک بی اے ایل ایل بی ۔ ایڈووکیٹ حال کوئٹہ مبلغ ۲۰ ہزار روپیہ حق مہر پر بتاریخ ۷۱/۵/۲۸ بروز جمعہ بعد نماز عصر مکرم محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ احمدیہ راولپنڈی نے پڑھا۔
احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس تعلق کو سلسلہ اور جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا باعث کرے۔ آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ولادت

خاکسار کی لڑکی عزیزہ محمودہ چوہدری اہلیہ چوہدری محمد صدیق صاحب آف جدہ کو خدا تعالیٰ نے مورخہ ۲۸ مئی کو لندن میں لڑکی عطا فرمائی ہے نومولودہ چوہدری نور محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ چک ۲۶ ضلع لائلپور کی پوتی ہے۔
احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو لمبی صالح اور با اقبال زندگی عطا فرمائے۔ اور اسے ہر دو خاندانوں اور سلسلہ کے لئے قرۃ العین اور خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

(مولوی تاج الدین لائلپوری ۔ محلہ دار الرحمت وسطی ۔ ربوہ)

اعلان دار القضاء

مکرم رشید اختر صاحب 28 MALT STREET LONDON. S.E.1 نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم محمد یوسف صاحب اختر کا مورخہ کو انتقال ہو چکا ہے۔ مرحوم کی امانت ذاتی کھاتہ ۲۶۹۷/۶۲۰۴ میں مبلغ ۲۰۱ روپے جمع ہیں۔ یہ رقم میری والدہ صاحبہ مسماۃ صغریٰ فاطمہ کو ادا کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ میرے علاوہ میری ہمشیرہ صاحبہ مسماۃ بشریٰ فاطمہ بھی وارث ہے مگر ان کو رقم مسماۃ صغریٰ فاطمہ صاحبہ کو ادا ہونے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔
اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ۳۰ یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائدین خدام الاحمدیہ کی ذمہ داری

ہر قائد مجلس کا یہ فرض ہے کہ اپنی مجلس کی کارگزاری کی ماہانہ رپورٹ مرکز میں ارسال کرے بعض قائدین رپورٹ اس لئے نہیں بھجواتے کہ یا تو کام نہیں ہوا یا تھوڑا ہوا ہے۔ جس قدر بھی کام ہو اس کی رپورٹ مرکز میں ضرور بھجوائیں تا مرکز مجلس کی صحیح رہنمائی کر سکے۔ یہ رپورٹ ہر ماہ کی پندرہ تاریخ تک آنی چاہیئے۔ جن قائدین نے ابھی تک گزشتہ مہینوں کی رپورٹس نہیں بھجوائیں۔ وہ فوری توجہ فرما کر ساری رپورٹیں مرکز کو ارسال کریں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

فضل عمر درس القرآن کلاس کے متعلق امراء جماعتہائے احمدیہ کی ذمہ داری

قبل ازیں الفضل کے ذریعہ اطلاع کی جا چکی ہے کہ امسال فضل عمر درس القرآن کلاس پانچ جولائی کو شروع ہو گی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ زیادہ سے زیادہ جماعتوں کے نمائندے اس کلاس میں شریک ہوں۔ حضور نے گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر امراء اضلاع کی ذمہ داری قرار دی تھی۔ کہ وہ اس کلاس میں باقاعدہ سکیم کے ماتحت اپنے اپنے حلقوں کی جماعتوں کے زیادہ سے زیادہ نمائندے بھجوائیں۔ بڑی شہری جماعتوں کے متعلق حضور نے خصوصیت سے فرمایا تھا کہ وہاں سے ایک دو نمائندے آنے کافی نہیں ہیں وہاں سے تو ہر محلہ سے ایک دو نمائندے آنے چاہئیں۔

امراء کرام اور صدر صاحبان سے گذارش ہے کہ وہ حضور انور کے منشاء کو پورا کرنے کے لئے اپنے حلقوں سے زیادہ سے زیادہ موزوں نمائندے بھجوانے کی پوری جدوجہد فرمائیں۔

حضور نے اس سال کی کلاس کے لیے حسب ذیل نصاب منظور فرمایا ہے۔

۱۔ قرآن مجید	پانچ پارے (۲۱ تا ۲۵ سیپارے)	۲۔ حدیث	حدیقۃ الصالحین (حدیث نمبر ۲۸۸ تا ۶۱۱)
۳۔ علم کلام	i رسالہ الوصیت	ii ازالہ اوہام حصہ اوّل	
۴۔ صرف و نحو	خلاصۃ النحو حصہ دوم	۶۔ عربی اسباق	دس نئے اسباق اور تیس نئے جملے
(۵) دینی مسائل پر علماء سلسلہ کی تقاریر		اٹھارہ تقاریر	

ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

ٹھیکہ ٹک شاپ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

تعلیم الاسلام کالج کی ٹک شاپ کا موجودہ ٹھیکہ ۳۱ راگست ۱۹۷۱ء سے ختم ہو رہا ہے۔ ٹک شاپ کے کام کا تجربہ رکھنے والے احمدی احباب جو ربوہ میں کاروبار کرنے کے خواہشمند ہوں اپنے ٹینڈر سر بمہر لفافہ میں بنام پرنسپل کالج یکم اگست تک بھجوا دیں۔ شرائط ٹک شاپ کے متعلق دفتر کالج سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔ پرنسپل کا فیصلہ آخری تصور ہو گا۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

درخواست دعا

مکرم چوہدری برکت اللہ صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر دارالرحمت شرقی ربوہ کے دائیں کندھے کی ہنسلی کی ہڈی ایک حادثہ میں ٹوٹ گئی ہے۔ احباب جماعت انکی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

چندہ جلسہ سالانہ اور عہدیداران جماعت

نظارت ہذا کا چندہ جلسہ سالانہ کے بارہ میں تاثر یہ ہے کہ کئی جماعتیں اس چندہ کی وصولی کی طرف خاطر خواہ توجہ نہیں دیتیں۔ سو واضح ہو کہ یہ ایک لازمی چندہ ہے اور ہر کمانے والے دوست پر اس کی ادائیگی واجب ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء کے موقعہ پر جلسہ سالانہ کی اہمیت کے متعلق فرمایا:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کو ایک مستقل کام قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلاء کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آ ملیں گی۔ کیونکہ یہ ایک قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔" اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء۔ بحوالہ مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء)

مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء کے موقعہ پر چندہ جلسہ سالانہ کی اہمیت کے بارہ میں حضور نے فرمایا:۔

"میرا خیال ہے کہ آج تک اس امر کو واضح نہیں کیا گیا۔ اور ہر سال بقایا رہ جاتا ہے۔ اور جلسہ سالانہ کے اخراجات پورے نہیں ہوتے۔ اگر یہ طے کر لیا جاتا کہ چندہ عام سے ہی جلسہ سالانہ کے اخراجات پورے کر لئے جائیں گے۔ تو اس صورت میں بے شک چندہ جلسہ سالانہ کی تحریک کو ایک معمولی بات سمجھا جاتا...... مگر جہاں تک مجھے علم ہے چندہ جلسہ سالانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ ہی سے شروع ہے۔ بعض دوستوں نے غلطی سے یہ سمجھا ہے کہ یہ چندہ عام کا ہی ایک حصہ ہے جسے الگ کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ مجھے ایک مثال بھی ایسی یاد نہیں جب چندہ جلسہ سالانہ کے لئے الگ تحریک نہ کی گئی ہو۔ تو یہ چندہ نہایت ہی پرانے چندوں میں سے ہے.... پس جہاں میں سب کمیٹی کی یہ تجویز منظور کرتا ہوں کہ آئندہ چندہ جلسہ سالانہ لازمی ہو گا۔ وہاں بجائے پندرہ فیصدی کے میں دس فیصدی مقرر کرتا ہوں.... وہ لوگ جو دس فیصدی چندہ نہیں دیتے انہیں ہم مجبور کریں گے کہ وہ دس فیصدی چندہ ضرور دیں۔"

لہٰذا امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے کہ براہ کرم مالی سال کے شروع ہی سے اس چندہ کی طرف خاص توجہ فرمائی جائے تاکہ مالی سال کے اختتام تک دیگر لازمی چندہ جات کے اس مد کا چندہ بھی سو فیصدی وصول ہو جائے۔ نظارت ہذا تعاون کے لئے بے حد ممنون ہو گی۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

چندہ تحریک خاص لجنہ اماء اللہ

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

چندہ تحریک خاص لجنہ اماء اللہ کی مہم دسمبر ۱۹۶۸ء سے جاری ہے۔ اس کے لئے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے پانچ لاکھ روپے جمع کرنے کی سکیم بنائی تھی لیکن ابھی تک صرف چار لاکھ نو ہزار دو سو پچانوے کے وعدہ جات اور ایک لاکھ بہتر ہزار چار سو چھتیس روپے کی وصولی ہوئی ہے چندہ کی رفتار نہایت غیر تسلی بخش ہے۔ اس ماہ کی آمد صرف ۳,۵۱۵ روپے ہے اس رفتار سے تو ہم وہ کام جو اس پروگرام میں رکھے گئے ہیں نہیں کر سکتے۔ ۱۹۷۲ء تک اس چندہ کا پورا ہونا ضروری ہے اس لئے انفرادی طور پر بھی اور لجنات بھی اس چندہ کی طرف توجہ دیں پانچ سو یا اس سے زائد دینے والی بہنوں کے نام دفتر لجنہ اماء اللہ میں کندہ کرائے جائیں گے انشاء اللہ العزیز۔ اس تحریک کو ہر عورت تک پہنچانا لجنات کی عہدہ داروں کا فرض ہے۔

(خاکسار مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک دردناک وفات

۹ر جون کو دس بجے شب ماسٹر مردان خان صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ میر پور خاص بجلی کا شارٹ لگنے سے اچانک وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس دن مرحوم ماسٹر صاحب ساڑھے ۹ بجے کے قریب احمدیہ دارالمطالعہ میر پور (جو محض ان کی کوششوں سے قائم ہوا ہے) بند کر کے اور بعض احمدی احباب سے ملاقات کر کے واپس اپنے گھر مہاجر کالونی گئے ان کے ہمسایہ میں شادی کی تقریب تھی انہوں نے ماسٹر صاحب سے بجلی کا کنکشن مانگا تو یہ کھانا کھا کر بجلی کی تاریں جوڑنے لگے کہ ان میں آگ لگ گئی اور بجلی کی رو ان میں آ گئی اور زیور اگر نیچے گر پڑے۔ ان کی اہلیہ کی چیخ و پکار سن کر کسی نے اندر آ کر بجلی کا سوئچ آف کیا۔ ابھی تک سانس چل رہی تھی۔ انجکشن دیا گیا لیکن اس وقت مکرم ماسٹر صاحب کی روح اس دنیائے فانی سے منقطع ہو چکی تھی۔ مرحوم شاہ جہان پور یوپی کے علاقہ کے مخلص اور جوشیلے احمدی تھے جماعت میر پور کے سیکرٹری اصلاح وارشاد اور زعیم انصار اللہ تھے۔ ہر جماعتی کام میں بڑھ چڑھ کر عملی حصہ لینا ان کا طرۂ امتیاز تھا اس جماعت کی روح رواں تھے بڑی کاوشوں اور کوششوں سے احمدیہ دارالمطالعہ کا اجراء کیا اس دارالمطالعہ کو ترقی دینے کے لئے ان کے اندر ایک جنون پایا جاتا تھا جماعت میر پور ایک نہایت ہی محنتی اور پر خلوص کارکن سے محروم ہو گئی مرحوم کے کوئی اولاد نہیں تھی ان کی اہلیہ صاحبہ کے لئے یہ صدمہ انتہائی بیانک ہے احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انکی بیوہ کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرماوے اور جماعت میر پور میں جو کمی واقع ہوئی ہے اس کو محض اپنے فضل ...

(خاکسار محمد ...)

6366
مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب
منیجر زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان
A/185 دہا مٹ ہاؤس مظفر گڑھ